خواتین کا مقام وحقوق
تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روشنی میں

ڈاکٹر حافظ سید ضیاء الدین
اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج آف کامرس اینڈ اکنامکس کراچی

Abstract

Islam is the only religion that gives right to humans even before their birth then when a child is born, he is known by his religion, by his family and ancestry ancestry two kind.

1-Paternal.

2-Maternal.

Islam ancestry establishes the rights and duties between parents and children.

The basic right of a child is to let it live which was not possible in the dark ages killing a child means killing the whole humanity our religion also stresses on calling a child by ejood and meaningful name.

اسلام ایک عظیم مذہب ہے جو حقوق العباد کو ادا کرنے کی تلقین کرتا ہے ۔اور اس مذہب میں خواتین کو ایک اعلیٰ مقام حاصل ہے ۔ خاتون خواہ ماں ہو یا بہن، بیوی ہو یا بیٹی، ان سب کو اپنے اپنے مراتب کے لحاظ سے اسلام میں بلند مقام ومرتبہ دیا گیا ہے۔

اسلام میں خواتین مذہبی ،سماجی ،اور قومی ذمہ داریوں میں مرد کے برابر تصور کی گئیں ہیں۔ اسلام میں کسی بھی خاتون کو اس کا سرپرست کسی جگہ شادی کرنے پر مجبور نہیں کرسکتا ہاں مشورہ دے سکتا ہے۔لیکن شادی صرف اور صرف عورت کی رضامندی سے ہی ہوگی۔ خاتون شادی کے بعد اپنے خاندانی نام کو باقی رکھ سکتی ہے۔

اسلام میں ہر خاتون کو اپنے مال ودولت میں کلی اختیار حاصل ہے کہ وہ جب چاہے خرچ کرسکتی ہے۔ مسلمہ خاتون کے خاوند پر اس کا خرچ اور اس کے بچوں کا خرچ دینا لازمی ہے۔ جبکہ دیگر مذاہب میں

ایسا نہیں ہے اور نہ ہی خاتون کو یہ اختیار ہے کہ اپنے ہی مال کی مالک بن سکے اس کے مال و دولت کا مالک والد، بھائی، خاوند اور اس کے بعد بیٹے ہیں۔

مذہب اسلام میں وراثت کے معاملے میں خاتون بیٹی کی حیثیت سے اپنے بھائی سے کم حصے کی حقدار ہے یعنی بھائی کے دو حصے اور بہن کا ایک حصہ ہے اور لڑکی جہاں بیاہی جائے گی تو اس کا خاوند دو حصے لائے گا یوں تین حصے ہو جائیں گے۔ اس طرح اس کا بھائی جہاں شادی کرے گا تو اس کی بیوی بھی ایک حِصہ لائے گی اور یوں اس کے بھی تین حصے ہو جائیں گے۔ لیکن دوسری صورتوں میں خاتون خاندان کے مردوں کے برابر یا ان سے بھی زیادہ حصے کی حقدار بنتی ہے جس طرح کہ بچوں سے محبت اور وفاداری کے پیش نظر ماں کی حیثیت سے بیوی کو اپنے خاوند پر فوقیت حاصل ہے۔

مساوی حقوق:

قرآن کریم میں میاں بیوی کے حقوق مساوی قرار دیئے گئے ہیں۔ اسلام ہی دنیا کا پہلا مذہب ہے کہ جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ

ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف 1

اور عورتوں کے حقوق مردوں پر وہی ہیں جو مردوں کے حقوق عورتوں پر ہیں۔

قرآن مجید میں واضح ارشاد ہے کہ مرد و عورت کی تخلیق اللہ تعالیٰ نے ایک جیسی کی ہے۔ دونوں کی قدرو قیمت کا اندازہ لگانے کے لیئے ایک ہی پیمانہ ہے جس کا تعلق کسی نسل یا جنس سے نہیں ہے بلکہ تقویٰ سے ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

یایھا الناس انا خلقنا کم من ذکر و انثی وجعلنا کم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عنداللہ اتقاکم 2

اے لوگو بے شک ہم نے تم کو مرد و عورت سے پیدا کیا اور ہم نے تم کو مختلف گروہوں (قوموں) اور قبیلوں میں بانٹ دیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو بے شک تم میں سب سے زیادہ عزت والا اللہ کے ہاں وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی اور پرہیز گار ہے۔

سورۃ توبہ میں بھی بتایا گیا ہے کے اللہ تعالیٰ نے احکامات کی نشر و اشاعت میں بھی مرد و عورت برابر ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

والمومنون والمومنات بعضھم اولیاء بعض یامرون بالمعروف و ینھون عن المنکر ویقیمون الصلوٰۃ ویوتون الزکوٰۃ ویطیعون اللہ ورسولہ اولئک سیرحمھم اللہ ان اللہ عزیز حکیم 3

اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست مدد گار ہیں وہ نیکی کا حکم دیتے ہیں

اور بُرائی سے منع کرتے ہیں اور وہ نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں کہ جن پر اللہ تعالیٰ عنقریب رحمت فرمائے گا بے شک اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے

جزاو سزا میں برابری:

قرآن کریم میں یہ بتایا جارہا ہے کہ جزاء وسزاء میں بھی عورت ومرد کے ساتھ ایک جیسا سلوک کیا جائے گا یہ نہیں ہوگا کہ کسی نیکی کا بدلہ مرد کو زیادہ اور عورت کو کم ملے اسی طرح بُرائی کی سزا عورت کو زیادہ اور مرد کو کم ملے بلکہ دونوں کے ساتھ یکساں سلوک ہوگا۔ ارشاد خداوندی ہے۔

ومن یعمل من الصالحات من ذکر اَو انثی وھو موء منفاولئک یدخلون الجنتہ ولا یظلمون نقیرا۔4

جو کوئی نیک کام کرے گا وہ مرد ہو یا عورت اس حال میں کہ وہ مومن ہو تو وہ جنّت میں داخل ہوں گے اور ان پر ذرا برابر بھی زیادتی نہ ہوگی۔

ایک اور مقام پر ارشاد خداوندی ہے۔

فاستجاب لھم ربھم انّی لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر او انثی بعضکم من بعض5

پس ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمائی (فرمایا) بے شک میں کسی عمل کرنے والے کا عمل ضائع نہیں کرتا وہ مرد ہو یا عورت تم سب ایک دوسرے سے ہو۔

بالا آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مرد وعورت کی تخلیق ایک جیسی کی ہے اور دونوں کا تعلق ایک ہی نسل یعنی آدم وحوّا سے ہے۔ اسی طرح دعوت وتبلیغ کے معاملہ میں انہیں یکساں بتایا گیا ہے کہ ان دونوں کے لیئے برابر ہے کہ لوگوں کو نیکی کا حکم دیں اور بُرائی سے منع کریں اسی طرح جزاء وسزاء میں بھی انہی کے ساتھ یکساں سلوک ہوگا۔ اور بتایا گیا ہے کہ مرد وعورت میں سے جو بھی عمل صالح کرے اللہ تعالیٰ اسے جنّت میں داخل فرمائے گا۔ مذکورہ آیات سے واضح ہوتا ہے کہ مرد وعورت کو اسلام میں مساوی حقوق حاصل ہیں۔

قرآن کریم میں دیگر مقامات پر مرد وعورت کے مساوی حقوق کو بیان کرتے ہوئے ارشاد خداوندی ہوتا ہے

ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف وللر جال علیھن درجتہواللہ عزیز حکیم 6

اور ان (عورتوں) کے حقوق مردوں پر وہی ہیں جو مردوں کے حقوق عورتوں پر ہیں۔ اور مردوں

کو ان (عورتوں) پر ایک درجہ حاصل ہے اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔

اسی طرح دوسرے مقام پر ارشاد خداوندی ہے۔

وعاشروھنّ بالمعروف فان کرھتموھنّ فعسیٰ ان تکرھوا شیئاً وّ یجعل اللہ فیہ خیرًا کثیرا۔7

اور ان (عورتوں) کے ساتھ اچھی طرح گذر کرو پس اگر وہ تمہیں نہ پسند ہوں تو ہوسکتا ہے کہ ایک چیز جو تم کو ناپسند ہو مگر اللہ نے اس میں تمہارے لیئے بڑی بھلائی رکھ دی ہو۔

ایک اور مقام پر ارشاد خداوندی ہے۔

من عمل صالحاًمن ذکر او انثیٰ و ھو موء من فلنحیینہ حیٰوۃ طیبۃ ولنجزینھم اجرھم باحسن ماکانوا یعملون8

جو کوئی بھی خواہ وہ مرد ہو یا عورت عمل صالح کریں گے اس حال میں کہ وہ مومن ہو تو ہم اسے ضرور ایک پاکیزہ زندگی دیں گے اور ہم انہیں ان کے اچھے عمل کی وجہ سے ضرور اچھا بدلہ دیں گے۔

احادیث مبارکہ کی روشنی میں خواتین کا مقام:

احادیث نبوی ﷺ میں بھی خواتین کے حقوق کو مساوی بیان کیا گیا ہے۔

عن عائشۃقالت قال رسول اللہ ﷺاذاانفقت المراء ۃ من بیت روجھاغیرمفسدۃ کان لھا اجرما انفقت ولزوجھااجرمااکتسب و لخازنہ مثل ذلک لاینقص بعضھم اجرَبعض۔9

ترجمہ: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر عورت اپنے شوہر کے گھر (یعنی مال) سے خرچ کرے گی اور اس کی نیت میں کوئی فساد نہ ہوگا تو اس کو بھی ثواب ملے گا خرچ کرنے کا اور اس کو ثواب ملے گا کمانے کا اور جس کی تحویل میں ہے اس کو بھی ثواب ملے گا اور کسی کا ثواب کم نہ ہوگا۔

اسی طرح ایک اور حدیث ہے۔

حدثنی اسماء بنت ابی بکر قالت قلت یا رسول اللہ مالی شیء اِلّا ماادخل علّی الزبیر بیتہ افاعطی منہ قال اُعطی ولا توء کی فیو کیٰ۔10

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے سوائے اس کے جو میرے شوہر زبیر گھر میں لاتے ہیں۔ کیا میں اس میں سے دے دوں؟ آپؐ نے فرمایا دے اور مت چھوڑ و ورنہ تیرا رزق بھی چھوڑا جائے گا۔

حدیث پاک میں ہے کہ جہاد میں بھی عورتیں مردوں کے ساتھ شریک رہتی تھیں

عن الربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت کنّا نغزو ا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنسقی القوم ونخدمھم وترد الجرحیٰ والقتلیٰ الی المدینتہ۔11

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے بیان کیا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے ساتھ غزوے میں شریک ہوتے تھے مسلمانوں کو پانی پلاتے، ان کی خدمت کرتے اور زخمیوں اور شہیدوں کو مدینہ منتقل کرتے تھے۔

اسی طرح بخاری شریف میں ہے کہ آپ ﷺ نے عورتوں کا خیال کرتے ہوئے ان کو دین کے احکام بتانے اور وعظ ونصیحت کرنے کے لیئے ایک خاص دن مقرر کیا تھا۔

فاجعل لّنا یوماً من نفسك فوعد ھنّ یوماً لقیھن فیہ فوعظھن وامرھنّ۔12

یہ حدیث حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ عورتوں نے آپؐ سے عرض کی کہ آپ ہمارے لیئے بھی کوئی دن مقرر فرمادیں تو آپؐ نے ان سے ایک دن کا وعدہ کرلیا۔ اس دن عورتوں سے آپؐ ملتے اور انہیں وعظ ونصیحت فرماتے اور ان کو مناسب احکام دیتے۔

عورت کو فیصلہ کا اختیار:

اسلام سے قبل عورت کو اپنی ذات کے لیئے کوئی فیصلہ کرنے کا اختیار نہ تھا لیکن اسلام نے عورت کو یہ اختیار دیا جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے کہ اگرچہ والد نے بھی اپنی ثیبہ (بالغ) بیٹی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر کردیا تو وہ نکاح ناجائز ہوگا۔

عن خنسآء بنت خذام الانصاریۃ ان اباھا روجھا وھی ثیب فکرھت ذٰلك فاتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرد نکاحہ۔13

حضرت خنساء بنت خذام الانصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے روایت ہے کہ ان کے والد نے ان کا نکاح کردیا تھا وہ ثیبہ (بالغہ) تھیں انہیں یہ نکاح منظور نہیں تھا اس لیئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپؐ نے اس نکاح کو ناجائز (باطل) قرار دے دیا۔

عورتوں کے ساتھ بھلائی کا حکم:

عورتوں کے ساتھ بھلائی اور نیکی کرنے کی وصیت کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا:

عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم قال من کان یوء من باالله والیوم الأخر فلا یوء ذی جاره واستوصوا بالنسآء خیراً 14

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو وہ پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور میں تمہیں عورتوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں۔

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے بہترین انسان ان لوگوں کو قرار دیا ہے جو عورتوں کے حق میں اچھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اکمل المؤمنین ایماناً احسنهم خلقا وخیارکم خیارکم لنسائهم 15

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا سب سے کامل مؤمن وہ ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے اور تم میں بہترین انسان وہ ہیں جو عورتوں کے حق میں اچھے ہیں۔

عورت دنیا کا بہترین سامان:

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے صالحہ اور نیک عورت کو دنیا کا بہترین سامان قرار دیا ہے۔

عن عبدالله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما انّ رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الدّنیا متاع وّخیر متاعها المراة الصالحة۔16

حضرت عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا دنیا سامان ہے اور اس کا بہترین سامان نیک عورت ہے

مذکورہ احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں عورت کو بڑی عزت وتکریم حاصل ہے۔

☆ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی بار بار تاکید کی گئی ہے۔ عورت کو یہ بھی اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اپنے شوہر کے مال میں سے خرچ کرسکتی ہے۔

☆ اسی طرح آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے جب حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے عرض کی کہ میرے پاس جو کچھ مال ہے میرے شوہر کا ہے تو کیا میں اس کی اجازت کے بغیر راہِ اللہ کچھ مال دے دوں تو آپؐ نے اس کی اجازت دی۔

☆ مسلمان خواتین غزوات میں بھی شریک ہوتیں، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں، مجاہدین کو پانی پلاتیں اور غزوہ احد کے موقع پر زخمیوں کو مدینہ منورہ میں منتقل کرتی تھیں۔

☆ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم عورتوں کا کتنا ہی خیال فرماتے تھے جب انہوں نے آپؐ سے عرض کی کہ ہمیں بھی دین کی باتیں سمجھایا کریں تو آپؐ نے ان کے لیئے ایک دن مختص فرما دیا تھا۔ اور اس دن آپ عورتوں کو وعظ ونصیحت فرماتے تھے۔

☆ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے لڑکی کی بغیر اجازت کے نکاح کو باطل قرار دے دیا جب حضرت خنساء بنت خذام الانصاریہ رضی اللہ عنھما کے والد نے ان کی رضا پوچھے بغیر کسی سے نکاح کر دیا تو انہوں نے اس کی نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے شکایت کی تو آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس کے نکاح کو ناجائز قرار دے دیا تھا۔

☆ نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ عورتوں کے ساتھ بھلائی کرنے کا میں تمہیں حکم دیتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے اچھا وہ انسان ہے جو عورتوں کے حق میں اچھا ہو۔

☆ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے نیک اور صالحہ عورت کو دنیا کا بہترین سامان فرمایا ہے یعنی جس کی بیوی نیک اور صالحہ ہے اس کے لیئے وہ دنیا میں عزّت اور آخرت میں بخشش کا سامان ہے۔

اسلام میں عورت کی توقیر:

اسلام میں عورت کو اتنی اہمیت عزّت اور توقیر دی گئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین بھی ان سے مشاورت کیا کرتے تھے۔

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی طلوع اسلام اور آغازِ اسلام کے وقت بہترین مشیر ومددگار بھی عورت تھی۔ ان میں سے ایک آپؐ کی زوجہ تھی آپؐ نے واضح فرما دیا تھا کہ عورت خواہ مالکہ ہو یا لونڈی عزّت و احترام اور برابری کے حقوق رکھتی ہے۔ آپ کی بے مثال کامیابی ظاہر کرتی ہے کہ عورت اور مرد کا تعاون ہی کامیابی کا راز ہے۔ گویا ایک طرف تو عورت گھر کی منتظمہ ہے اور دوسری طرف باعتبار مشیر اعلیٰ آپؐ نے اپنے عمل سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ عورتوں سے مشورہ اور رائے لینا اچھی بات ہے۔ آپؐ نے ان سے مشورہ اور رائے لینے کو ناپسند نہیں فرمایا بلکہ غزوہ احد کے موقع پر آپؐ نے حضرت ابن امّ مکتومؓ کو مدینہ میں اپنا نائب مقرر کیا تھا۔ 17

چنانچہ حضرت ابن ام مکتومہؓ نے ان لوگوں کو جو اُحد کے میدانِ جنگ کو چھوڑ کر مدینہ آ گئے تھے نرمی سے سمجھا کر دوبارہ اُحد بھیج دیا تو ان کے ساتھ مدینہ کی بہت سی عورتیں ترکش اور پانی کے مشکیزے

بھر کر لے گئیں اس طرح جنگی قیادت حضرت ام مکتومؓ نے بھی کی تھی۔ مغرب کی ترقی یافتہ تہذیب میں بھی کہیں ایسی مثال نہیں ملتی جہاں شاہی نسل کے علاوہ عوام سے کسی عورت کو قابلیت کی بنیاد پر وائسرائے یا نائب وائسرائے کا عہدہ ملا ہو۔18۔

اسلام میں عورت کا مقام و مرتبہ:

اسلام نے عورتوں کے حقوق متعین کیئے عورتوں کو جائیداد میں حقدار بنایا ہے اور ان کے ساتھ نرمی، شفقت اور حسن سلوک کی تعلیم دی ہے۔ اسلام نے ہی عورتوں کو مختلف فرائض دے کر ان کا مقام و مرتبہ بڑھا دیا ہے۔ عورت مختلف حیثیتوں سے بحیثیت ماں، بیوی، بہن، اور بیٹی بلند مقام کی حقدار قرار دی گئی ہے۔

لیکن جب ہم اقوام عالم کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ کہیں عورت کو پاؤں کی جوتی سمجھا گیا کہیں اسے حسن کی دیوی قرار دیا گیا کہیں عورت کو ایک دلفریب کھلونا سمجھ کر اسے تمام معاشرتی حقوق سے محروم کر دیا گیا۔

لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو ظلم سے نجات دلائی، ان کے حقوق و فرائض متعین فرمائے اس کو قعر ذلت سے نکال کر اعلیٰ وارفع مقام دلوایا۔ اور حکم خداوندی سنایا

من عمل صالحاً من ذکر او انثی وھو مؤمن فاولئك یدخلون الجنۃ۔19

جس نے نیک عمل کیا مرد ہے یا عورت اس حال میں کہ وہ مؤمن ہے تو وہ جنت میں داخل کئے جائیں گے۔

اسلام نے مرد وعورت کو برابر طور پر نیکی اور تقویٰ کے حوالے سے ابدی مسرتوں کا حقدار ٹھہرایا ہے۔ اور اعلان کیا ہے کہ نسل انسانی کی پیدائش اور بقاء کے لیئے مرد اور عورت دونوں کی حیثیت برابر ہے ان کی تخلیق ایک ہی جسم سے ہوئی ہے اسی لیئے ان کو ایک دوسرے پر نسلی اور فطری اعتبار سے برتری حاصل نہیں ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:

یا یھا الناس اتقو اربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ وخلق منھا زوجھا وبث منھما رجالاً کثیراً ونساءً۔20

اے لوگو! اپنے ربّ سے ڈرو جس نے تم کو ایک ہی جان سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان سے بہت مرد اور عورتیں پھیلا دیئے۔

اسلام نے اپنے پیروکاروں کو عورت سے حسن معاشرت کی تعلیم دی ہے ارشاد خداوندی ہے:

وعاشروھن بالمعروف۔21

اور ان (عورتوں) سے اچھا برتاؤ کرو۔

اسلام نے مرد وعورت کے باہمی تعلق کی بنیاد ان کی عفت وعصمت پر رکھی ہے۔ اسلام نے عورت کو حقوق مثلاً وراثت، مہر، نان ونفقہ عطا کیئے ہیں عورت کو خلع کی اجازت دی ہے۔ اور مرد کو طلاق کا حق دیا ہے۔

اجر وثواب میں برابر:

مرد وعورت معاشرہ کے بنیادی رکن ہیں اچھا معاشرہ نیک اور صالح مرد اور عورت کی کوششوں سے ہی استوار ہوتا ہے۔ قرآن کریم ہمیں اس بات کی تعلیم دیتا ہے۔ کہ جس طرح نیک اور صالح بننے کی صفات سے مرد مزّین ہیں اسی طرح عورتیں بھی ان صفات سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو وہ مرد ہے یا عورت عمل صالح کرنے پر اجر عظیم کی بشارت دی ہے ارشاد خداوندی ہے:

من عمل صالحاً من ذکراوانثیٰ وھو مؤمن فلنحیینہ حیوٰۃ طیبۃ ولنجزینھم اجرھم باحسن ما کانوا یعملون۔22

جو شخص عمل صالح کرے گا چاہے وہ مرد ہو یا عورت اور وہ صاحب ایمان ہو تو ہم اس شخص کو (دنیا میں) اچھی زندگی دیں گے اور ان کو ضرور بدلہ دیں گے ان کے اچھے کاموں کا جو وہ عمل کرتے ہیں۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، مرد اور عورت اجر وثواب میں برابر ہیں۔

ان المسلمین والمسلمات والمؤمنین والمؤمنات والقنتین والقنتٰت والصّٰدقین والصدقت والصبرین والصبرات و الخاشعین والخشعت والمتصدقین والمتصدقت والصائمین والصّٰمت والحفظین فروجھم والحفظت والذکرین اللہ کثیراً والذکرت اعد اللہ لھم مغفرۃ واجراً عظیما۔23

بے شک فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور مؤمن مرد اور مؤمن عورتیں، سر تسلیم خم کرنے والے مرد اور عورتیں سچے مرد اور عورتیں، صبر کرنے والی مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور عاجزی کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والی عورتیں، اور خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں اور روزے رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والی عورتیں اور شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والی عورتیں اور اللہ کو بہت یاد کرنے ولے مرد اور بہت یاد کرنے والی عورتیں اللہ تعالیٰ نے ان کے لیئے بخشش اور بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔

عورت ہو یا مرد کسی کی نیکی اللہ کے پاس ضائع نہیں ہوتی بلکہ اس کے اجر وثواب میں دونوں برابر کے شریک ہیں۔ اور جس طرح مردوں کو روحانی اور اخلاقی ترقی کے ذرائع حاصل ہیں اسی طرح

عورتوں کو بھی حاصل ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے۔

انی لا اضیع عمل عامل منکم من ذکر او انثیٰ۔24

میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کرتا خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔

اسلام میں عورت کو تکریم دی گئی ہے اور اسے مرد کے لئے لباس قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

ھن لباس لکم و انتم لباس لھن۔25

وہ (عورت) تمہاری لباس ہیں اور تم ان کے لباس۔

خواتین کے حقوق

اسلام نے جس طرح شوہر کے بیوی پر حقوق مقرر کیئے ہیں اسی طرح بیوی کے حقوق بھی شوہر پر لازم کئے ہیں۔ حقوق العباد کی اسلام میں بہت اہمیت ہے اور ان کی آدائیگی کی تعلیم مسلمانوں کو دی گئی ہے۔ اسلام سے قبل دیگر مذاہب میں عورت کی کوئی عزت واحترام نہ تھا اسے صرف اور صرف مرد کی نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کا ذریعہ سمجھا جاتا تھا۔ عورت کو ورثہ میں بھی کوئی حصہ نہ ملتا تھا۔ اسلام نے عورت کو عزت وعظمت عطاء کی ہے اور اس کے حقوق کو بیان کیا ہے۔ عورت کے حقوق مندرجہ ذیل ہیں۔

(ا) حق مہر:

مہر نکاح کی شرائط میں سے ہے نکاح کے بعد شوہر پر یہ واجب ہوجاتا ہے کہ وہ عورت کو مہر ادا کرے۔ حق مہر نکاح سے پہلے لڑکے اور لڑکی والوں کی رضامندی سے طئے ہوتا ہے جس کی ادائیگی کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے ارشاد خداوندی ہے:

واٰتوھن اجورھن بالمعروف26

اور ان (عورتوں) کو انکا مہر دو نیکی کے ساتھ

اب مرد کو چاہیئے کہ وہ اپنی زوجہ (بیوی) کو اس کا حق مہر خوش دلی کے ساتھ ادا کریں اکثر وبیشتر یہ دیکھا گیا ہے کہ مرد حضرات مہر مقرر کر کے نکاح تو کر لیتے ہیں لیکن وہ بیوی کو حق مہر ادا نہیں کرتے تو یہ بہت بڑا گناہ ہے اور عورتوں پر ظلم کرنا ہے مہر کی ادائیگی کی تاکید نبی کریمؐ نے کچھ اس طرح فرمائی ہے کہ:

جس نے مہر کے بدلے میں کسی عورت سے نکاح کیا اور نیت یہ رکھی کہ وہ مہر ادا نہ کرے گا تو وہ دراصل زانی ہے۔

نوٹ: حق مہر عورت کا مال ہے وہ چاہے تو مرد سے وصول کرے، ادائیگی میں ڈھیل دے اور اگر

چاہے تو معاف کردے۔

(۲) حسن سلوک:

اسلام ہر ایک سے اخلاق ،محبت اور حسن سلوک کی تعلیم دیتا ہے زوجین کو اسلام نے اس بات کی تاکید کی ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آیا کریں۔

اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت پر فضیلت دی ہے اور انہیں عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم بھی دیا ہے ارشاد خداوندی ہے۔

وعاشروھنّ بالمعروف27

اور ان (عورتوں) کے ساتھ حسن معاشرت (اچھی طریقے) کا برتاؤ کرو۔

اسلام نے عورتوں کو مارنے پیٹنے سے بھی منع فرمایا ہے۔عورتوں کے ساتھ نیکی اور بھلائی کا حکم دیا ہے۔ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک موقعہ پر فرمایا

فاتقوا اللہ فی النساء فانکم اخذ تموھنّ بامانۃ اللہ28

اور عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اس لیئے کہ تم نے ان کو اللہ کی امان کے ساتھ اپنے قبضہ میں لیا ہے۔

شوہر،عورت کے ساتھ اچھے اخلاق اور بہتر برتاؤ سے اسے اپنا فرمانبردار بنا سکتا ہے بیوی سے حسن سلوک کرنا باعث ثواب ہے،جس طرح مرد کے عورت پر حقوق ہیں اسی طرح عورت کے بھی مرد پر حقوق ہیں ارشاد خداوندی ہے۔

ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف وللرّجال علیھنّ درجۃ29

اور ان عورتوں کے ویسے ہی حقوق ہیں جیسے کہ معروف طریقے سے ان کے فرائض ہیں۔ اور عورتوں پر مردوں کو فضیلت حاصل ہے۔

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا:

تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اور میں تم سب کی بہ نسبت اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں۔

نان ونفقہ:

نان ونفقہ سے مراد یہ ہے کہ مرد پر لازم ہے کہ وہ عورت کی مکمل ضروریات کو پورا کرے لیکن اس بات کا خیال رہے کہ شریعت اسلامی نے یہ حکم دیا ہے کہ لڑکا اپنی استطاعت کے مطابق بیوی اور بچوں کے اخراجات کرے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

و متّعو ھن علی الموسع قدرۃ و علی المقتر قدرہ متاعا بالمعروف حقا علی المتقین30

اور انہیں (عورتیں) خرچ دو دستور کے مطابق امیر اپنی طاقت کے مطابق اور غریب اپنی طاقت کے مطابق یہ حق ہے متقین پر۔

مذکورہ آیت سے معلوم ہوا کہ مرد پر لازم ہے کہ عورت کو کپڑا، کھانا پینا، رہائش اور دیگر ضروری اخراجات بیوی و بچوں کے ادا کیا کرے۔

چنانچہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے کسی صحابی نے پوچھا کہ عورت کا اس کے شوہر پر کیا حق ہے ؟

تو آپؐ نے فرمایا کہ اس کا حق یہ ہے کہ جب تو کھائے تو اسے کھلائے اور جب تو پہنے تو اسے پہنا ئے اور اس کے چہرے پر نہ مارے اور اسے بدُعا بھی نہ دے۔ ہر آدمی کو چاہیئے کہ اپنی حیثیت کے مطابق بیوی پر خرچ کرے ارشاد خداوندی ہے:

لینفق ذو سعۃٍ من سعتہ ومن قدر علیہ رزقہ فلینفق ممّا اٰتٰہُ اللہ لایکلف اللہ نفساً الا ما اٰتٰھا سیجعل اللہ بعد عسر یسراً31

صاحب حیثیت آدمی اپنی حیثیت سے خرچ کرے اور جس کا رزق تنگ کر دیا گیا ہو وہ اتنے ہی خرچ کرے جتنا اللہ نے اس کو دیا ہے اللہ تعالیٰ عنقریب تنگی کے بعد آسانی کر دے گا۔

قرآن کریم میں ایک اور مقام پر مرد کو نان ونفقہ کی ادائیگی کا حکم کرتے ہوئے ارشاد خداوندی ہے

وعلی المولود لہ رزقھنّ و کسو تھنّ بالمعروف32

بچوں کی ماں کا رزق اور کپڑے (نان ونفقہ) والد کے ذمہ ہیں معروف طریقے سے۔

مذکورہ آیات سے یہ واضح ہوا کہ بیوی اور بچوں کا نان ونفقہ مرد کے ذمہ ہے اور اسے چاہیئے کہ وہ معروف طریقے سے ادا کرتا رہے۔

حق زوجیّت کی ادائیگی:

شوہر پر لازم اور ضروری ہے کہ دیگر ضروریات کے ساتھ ساتھ بیوی کے حق زوجیّت کو بھی ادا کرے یعنی عورت کی نسوانی تشنگی کو سیراب کرے اور اس کا بہت اجر وثواب ہے۔ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

وفی بضع احد کم صدقۃ33

اور تمہارا بیوی سے شب باشی (حق زوجیت ادا کرنا) بھی صدقہ ہے۔

ایک اور حدیث ہے کہ

ان النبی صلی اللہ علیه وسلم بین سلمان وابی الدرداء متبذلة فقال الها ما شانك قالت اخوك ابوالدرداء لیس له حاجة فی الدنیا فجاء ابوالدرداء فصنع له طعاماً فقال کل قال فانی صائم قال ما انا بأکل حتی تاء کل قال فاکل فلما کان اللیل ذهب ابوالدرداء یقوم قال لم فنام ثمه ذهب یقوم فقال ثم فلما کان من اٰخر اللیل قال سلمان قم الان فصلینا فقال له سلمان ان لربك علیك حقا فاعظ کل ذی حق حقه فاتی النبی ﷺ صدق سلمان۔34

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت سلمان اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہما میں مواخات کرائی تھی ۔ایک مرتبہ حضرت سلمان ، حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کے لیئے گئے تو ام الدرداء رضی اللہ عنہا کو بہت خراب حال میں دیکھا ان سے پوچھا کہ یہ حالت کیوں بنا رکھی ہے؟ ام درداؓ نے جواب دیا کہ یہ تمہارے بھائی ابوالدرداءؓ دنیا کی طرف کوئی توجہ نہیں رکھتے پھر ابوالدرداءؓ تشریف لائے اور ان کے سامنے کھانا حاضر کیا اور کہا کہ تناول کیجیئے یہ بھی کہا کہ میں روزے سے ہوں اس پر حضرت سلمانؓ نے فرمایا کہ میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ خود شریک نہ ہوں گے بیان کیا کہ وہ کھانے میں شریک ہو گئے (روزہ توڑ دیا) رات ہوئی تو ابوالدرداء عبادت کے لیئے اٹھے حضرت سلمانؓ نے فرمایا کہ سو جایئے چنانچہ وہ سو گئے پھر تھوڑے سے وقفہ کے بعد عبادت کے لیئے اٹھے اور اس مرتبہ بھی حضرت سلمانؓ نے فرمایا کہ سو جایئے پھر جب رات کا آخری حِصّہ ہوا تو حضرت سلمانؓ نے فرمایا کہ اچھا اب اٹھیے چنانچہ دونوں نے نماز پڑھی اس کے بعد حضرت سلمانؓ نے فرمایا کہ آپ کے ربّ کا بھی آپ پر حق ہے اس لئے ہر صاحب حق کی ادائیگی کرنی چاہیئے پھر نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے ان کا تذکرہ کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ سلمانؓ نے سچ کہا۔

مذکورہ حدیث سے واضح ہوا کہ ہر ایک کا حق ادا کرنا چاہیئے اللہ تعالیٰ کا بندوں پر حق ہے کہ صرف ربّ واحد کی بندگی کریں اس میں کسی دوسرے کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اسی طرح والدین ، اولاد ، رشتہ داروں کے حقوق کو ادا کرنے کے ساتھ ساتھ بیوی کے حقوق کو ادا کرنا ہر ایک شخص کے لیئے ضروری ہیں۔

ارشاد خداوندی ہے۔

فاذا تطهرن فاتوهن من حیث امرکم اللہ35

پس جب وہ (عورتیں) پاک ہو جائیں تو تم ان کے پاس وہاں آؤ جہاں سے اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔

اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کے حقِ زوجیت ادا کرنا مرد پر لازم ہے۔ اکثر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ مرد حضرات شادی کر لیتے ہیں۔ اور بیوی کو چھوڑ کر بیرونِ ملک مال و دولت کے حصول کیلئے چلے جاتے ہیں۔ اور چند سال بعد واپس لوٹتے ہیں حقیت میں یہ بیچاری عورت پر ظلم ہے۔ اس کے ساتھ نا انصافی ہے۔

مرد حضرات کو چاہیے کہ اپنی بیوی کو ساتھ رکھیں اور زیادہ عرصے کے لئے علیحدہ نہ چھوڑیں یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ خود ہمیں اس بات کی تعلیم دے رہا ہے کہ جب تمہاری بیوی حیض mansess سے پاک ہو جائے تو اس سے صحبت کرو۔ اس لئے عورت کے پاس اس کے شوہر کا ہونا بہتر اور اچھا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ حکم مشہور ہے کہ آپ نے حکم دیا تھا کہ چھاؤنی میں موجود فوجی ہر چار ماہ کے بعد اپنی زوجہ سے ملاقات کے لئے گھر کو چھٹی پر چلا جائے قرآن کریم کی اس آیت سے بھی ہمیں یہ اشارہ ملتا ہے کہ شوہر ہر چار ماہ کے بعد اپنی زوجہ کے حق زوجیت کو ادا کرے۔ جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے

للذین یوءلون من نسائھم تربّص اربعۃ اشھر۔ 36

وہ لوگ جو عورتوں سے بائیکاٹ کی قسم اٹھا لیتے ہیں ان کے لئے چار ماہ کا انتظار ہے۔ یعنی چار ماہ بعد رجوع کریں یا طلاق دے دیں۔

مذکورہ آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی آدمی کے لئے یہ مناسب ہی نہیں سمجھا کہ وہ اپنی بیوی سے چار ماہ کے عرصہ سے زیادہ دور رہے۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ مرد اگر زیادہ عرصے کے لئے کہیں دور جا رہا ہے تو اپنی زوجہ کو بھی ساتھ لے جائے یا بعد میں اسے اپنے پاس بلوانے کے انتظامات کرے۔ تا کہ دونوں ایک ساتھ رہ کر ایک دوسرے کے حق زوجیت کو ادا کریں۔

عدل وانصاف:

اللہ تعالیٰ نے مرد کو بعض معاشرتی ضرورتوں کی وجہ سے ایک سے زیادہ عورتوں سے نکاح کرنے کی اجازت دی ہے لیکن اس کے ساتھ یہ شرط بھی لگا دی ہے کہ اگر مرد انصاف نہ کر سکے تو پھر ایک ہی بیوی کافی ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے

وان خفتم الّا تقسطوا فی الیتمٰی فانکحوا ما طاب لکم من النّساء

مثنٰی و ثلٰث وربع فان خفتم الّا تعدلوا فواحدۃ۔37

اور اگر تم کو ڈر ہے کہ تم یتامیٰ میں انصاف نہیں کر سکتے پس نکاح کرو جو تم کو عورتوں میں سے پسند آئیں دو، تین، چار۔ پس اگر تم کو ڈر ہے کہ تم ان میں انصاف نہ کر سکو گے تو ایک ہی کافی ہے۔

حقیت یہ ہے کہ عورت طبعاً کمزور ہے اسے حفاظت ونگرانی کی بھی ضرورت ہے مرد کا کام ہے کہ اسے پورا پورا تحفظ دے اور معاملات میں اپنی بالا دستی کا ناجائز فائدہ نہ اٹھائے اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت پر حاکم بنایا ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے۔

الرّجال قوامون علی النّساء بمافضّل اللہ بعضھم علی بعض وبمآانفقوامن اموالھم۔38

مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس لیئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اس لیئے کہ وہ اپنے اموال کو خرچ کرتے ہیں۔

عدل و انصاف کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ اگر کسی مرد کی ایک سے زائد بیویاں ہوں تو ان سب کے درمیاں عدل قائم رکھے۔ مرد کا کام صرف کما کر لانا ہی نہیں ہے۔ بلکہ گھر کی ضروریات بچوں کی پرورش، تعلیم وتربیت اور دوسرے گھریلو مسائل میں مدد کرنا بھی ضروری ہے۔

اسلام نے ہر اس شخص کو جس کے نکاح میں ایک سے زائد بیویاں ہیں عدل و انصاف کی تعلیم دی۔ کے ساتھ ساتھ یہ بھی تنبیہ کی ہے کہ اگر تم ان کے مابین عدل نہ کر سکو تو ایک ہی بیوی تمہارے لیئے کافی ہے۔

عن ابی ھریرۃ انّ النبی صلی اللہ علیہ وسلّم من کانت لہ امراءتان فما ال الی احدٰھما جاءیوم القیامۃ وشقہ مائل۔ 39

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ جب آدمی کے پاس دو بیویاں ہوں اور ان کے حقوق میں برابری نہ رکھی تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا آدھا دھڑ گر گیا ہوگا۔

جو شخص ازواج کے درمیان انصاف نہ کر سکے تو اسے اللہ تعالیٰ نے ایک سے زیادہ نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔ مذکورہ تحقیق سے واضح ہوا کہ مرد کے لیئے عورتوں کے مابین عدل و انصاف قائم کرنا لازم اور فرض ہے۔ اگر کسی آدمی نے ایک سے زائد نکاح کیئے اور ازواج کے مابین انصاف نہ کیا تو قیامت کے دن عذاب الٰہی میں مبتلا ہوگا۔

وراثت:

اسلام سے قبل دور جہالت میں بھی عورت کو وراثت سے محروم رکھا جاتا تھا اور اب بھی لوگ عورتوں کو ان کے حق وراثت سے محروم کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ عورتوں کو وراثت کے حق سے محروم نہ کریں۔ ارشاد خداوندی ہے:

یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین۔40

اللہ تعالیٰ تم کو تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے کہ ان میں سے لڑکے کو دو لڑکیوں جتنا حق ملے گا۔

عورتوں کے حق وراثت میں یہ ہے کہ اگر ان کا کوئی قریبی رشتہ دار انتقال کر جائے تو عورتوں کو وراثت میں شریک کیا جائے۔ جیسے والد، بھائی، شوہر وغیرہ شامل ہیں۔ مذہب اسلام نے عورت کو بیٹی، ماں، بہن اور بیوی بنا کر وراثت کے حقوق عطا کر دیئے ہیں۔ جیسا کہ بیوی کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے:

ولهن الربع مما ترکتم ان لم یکن لّکم ولد فان کان لکم ولد فلهنّ الثُّمُنُ مما ترکتم 41

اور ان (بیویوں) کے لیئے وراثت کا چوتھا حصّہ ہے اگر تم (خاوند) بے اولاد ہو اور اگر صاحب اولاد ہو تو ان کو آٹھواں حصّہ ملے گا تمہارے ترکہ میں سے۔

موجودہ عہد میں بھی عورتوں کے ساتھ ناانصافیاں جاری ہیں عورتوں کو ان کی وراثت کے حق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ کہیں بیٹی کی حیثیت سے وارثت کے حق سے محروم کر دیا جاتا ہے کہیں۔ بہن اور کہیں بیوی کو ان کے حق وراثت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ اور بعض لوگ تو عورت کو حق وراثت ملنے کے خوف سے شادی کرنے سے بھی محروم کر دیتے ہیں یہ ظلم کی انتہا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ہر ایک حقدار کو اس کا حق دے دیا کرو ارشاد خداوندی ہے:

واٰتوا حقه42

اور دے دو ان کو انکا حق۔

مذکورہ تحقیق سے معلوم ہوا کہ خواتین کے ساتھ نیکی اور بھلائی کی جائے اور ان کے حقوق کا خیال رکھا جائے اور یہی اسلامی تعلیمات ہیں۔

حوالہ جات

1۔ القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 228

2۔ القرآن، سورۃ الحجرات، آیت نمبر 13

3۔ القرآن، سورۃ التوبۃ، آیت نمبر 71

4۔ القرآن، سورۃ النسآء، آیت نمبر 124

5۔ القرآن، سورۃ آل عمران، آیت نمبر 195

6۔ القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 228

7۔ القرآن، سورۃ النسآء، آیت نمبر 19

8۔ القرآن، سورۃ النحل، آیت نمبر 97

9۔ سنن ابی دائود، جلد ا، امام ابو دائود، مترجم مولانا سر ور احمد قاسمی، صفحہ 550، دار الاشاعت کراچی، 1994ء

10۔ سنن ابی دائود، جلد ا، امام ابو دائود، مترجم مولانا سر ور احمد قاسمی، صفحہ 553، دار الاشاعت کراچی، 1994ء

11۔ صحیح بخاری، جلد دوم، امام محمد بن اسماعیل بخاری، مترجم، مولانا ظہیر الباری، صفحہ 94، دار الاشاعت کراچی، 1985ء

12۔ صحیح بخاری، جلد ا، محمد بن اسماعیل بخاری، مترجم، مولانا ظہیر الباری، صفحہ 103، 1985ء

13۔ صحیح بخاری، جلدسوم، محمد بن اسماعیل بخاری، مترجم، مولانا ظہیر الباری، صفحہ 74،

14۔ صحیح بخاری، جلدسوم، محمد بن اسماعیل بخاری، مترجم، مولانا ظہیر الباری، صفحہ 91

15۔ ریاض الصّالحین جلد اوّل شیخ محی الدّین النووی مترجم، مولانا محمد صدیق ہزاروی، صفحہ 170، فرید بک اسٹال، لاہور 1986ء

16۔ ریاض الصّالحین جلد اوّل شیخ محی الدّین النووی مترجم، مولانا محمد صدیق ہزاروی، صفحہ 171، 1986ء

17۔ تاریخ اسلام، مولانا اکبر شاہ خان نجیب آبادی، جلد اوّل، صفحہ 173، نفیس اکیڈمی کراچی، 1988ء

18۔ خواتین اسلام اور حدیث، میجر جنرل محمد اکبر، صفحہ 40-74، علی بک ڈپو،

کراچی۔
19۔ القرآن، سورۃ المؤمن، آیت نمبر 40
20۔ القرآن، سورۃ النسآء، آیت نمبر 1
21۔ القرآن، سورۃ النسآء، آیت نمبر 19
22۔ القرآن، سورۃ النحل، آیت نمبر 97
23۔ القرآن، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر 35
24۔ القرآن، سورۃ آل عمران، آیت نمبر 195
25۔ القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 187
26۔ القرآن، سورۃ النسآء، آیت نمبر 25
27۔ القرآن، سورۃ النسآء، آیت نمبر 19
28۔ سنن ابو داؤد، امام ابی داؤد سلیمان، اردو، جلد دوم، صفحہ 63
29۔ القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 228
30۔ القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 236
31۔ القرآن، سورۃ الطّلاق، آیت نمبر 7
32۔ القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 233
33۔ مسنون شادی، محمد یوسف طیبی، صفحہ 102-03
34۔ صحیح بخاری، امام محمد اسماعیل بخاری، جلد اوّل، اردو، ص 886-887
35۔ القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر 222
36۔ القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت 226
37۔ القرآن، سورۃ النسآء، آیت نمبر 3
38۔ القرآن، سورۃ النسآء، آیت نمبر 34
39۔ سنن ابو داؤد امام ابی ابو داؤد سلیمان، اردو ترجمہ جلد دوم، صفحہ 132
40۔ القرآن، سورۃ النسآء، آیت نمبر 11
41۔ القرآن، سورۃ النسآء، آیت نمبر 12
42۔ القرآن، سورۃ الانعام، آیت نمبر 141